صبر ایوب ں کے نقش قدم پر......

تحریر ربا عروج   اینکر نیو ٹی وی

امجد صدیقی سے میرا پہلا تعارف دسمبر 2018 میں ہوا۔ باس کی جانب سے انٹرویو کی ڈیوٹی اسائن ہوئی اوربتایا گیا کہ ایک ایسی شخصیت کا انٹرویو کرنے جانا ہے جو شدید جسمانی معذوری کے باوجود 52 ممالک کا سفر کر چکے ہیں اور خود کو دنیا بھر میں ریسرچ کے لئے پیش کر کے 30 آپریشن کرا چکے ہیں۔ تعارف پڑھنے کے بعد کافی حیرانی ہوئی کہ سپائنل انجری کے باوجود اتنا حوصلہ مند اوربہادر شخص آخر کون ہے ؟ امجد صدیقی سے ملاقات ہوئی توقع تھی کہ معذوری سے لڑتے ہوئے ایک سخت مزاج شخص ہونگے لیکن انہیں انتہائی شفیق اور خوش مزاج پایا۔ حیرانی کے مزید در اس وقت کھلے جب امجد صدیقی کا ہمت ، حوصلہ اور جذبہ دیکھا۔ اندر ہی اند شرمندگی بھی ہوئی کہ ہم معمولی سے تکلیف پر کیسے اپنے رب سے شکایتیں کرنے لگتے ہیں لیکن امجد صدیقی نے حضرت ایوب علیہ السلام کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہوئے ہم جیسے بے صبروں اور ناشکروں کو سبق دے دیا ہے۔ امجد صدیقی کی زندگی ایسے کئی حادثات سے گزری جہاں جینے کا مقصد ختم ہو جاتا ہے۔ 22 سال کی عمر میں پہلا حادثہ پھردوسرا حادثہ جس میں سپائنل انجری ہوگئی،دوست احباب دوری اختیار کرگئے ،پھر کچھ اور صدمے جو انسانی ذہن کے لئے ناقابل قبول ہوتے ہیں،اگر کوئی قبول کربھی لے توزندگی سے مایوس ہوجاتا ہے ، ذہنی تواز ن کھو بیٹھتا ہے یا کم از کم جینے کی تمنا چھوڑ دیتا ہےمگر یہاں تو زندگی سے بھرپور امجد صدیقی مجھے حیرت کے سمندر میں غوطے کھاتا چھوڑ کر دوسروں کو جینے کی وجہ بتا رہے ہیں ، زندگی سے مایوس لوگوں کی دلجوئی کر رہے تھے اور تو اور اپنی ویل چیئر پر بیٹھے ادھر سے ادھر گھومتے چائے بنانے میں مصروف تھے۔

امریکہ کے ایک ادارے نے امجد صدیقی کو" ون ان ملین" یعنی لاکھو ں میں ایک کا خطاب دیا۔ امجد صدیقی سے مل کر معلوم ہوا کہ امریکی واقعتا انسانوں کے قدردان ثابت ہوئے ہیں۔52 ممالک کا سفر اور پھر خود کو دنیا بھر کے اداروں میں ریسرچ کے لئے پیش کرنا ایسے فیصلے تھے جو ایک صحت مند شخص بھی کرنے سے پہلے ہزار مرتبہ سوچتا ہے لیکن امجد صدیقی کا جوش و جذبہ اور سچی لگن ہی تھی جس نے انھیں دنیا بھر میں پاکستان کا نام روشن کرنے کی ہمت دی۔ دنیا بھر کے ریسرچ انسٹی ٹیوٹس میں بطور ٹیسٹ پیش ہونے والے امجد صدیقی بعض آپریشنز کے دوران زندگی اور موت کی کشمکش میں بھی رہے۔ سپائنل انجری کے بعد انسان کے لئے اٹھنے یا چلنے کا تصور ناممکن ہوتا ہے مگر زبردست قوت ارادی کے باعث امجد صدیقی نے 1992 میں پہلی مرتبہ پیراواکر کے ذریعے کامیابی سے چلنے کا اعزاز حاصل کیا۔جسمانی و ذہنی طور صحت مند شخص بظاہر تو مکمل نظر آتا ہے مگر انسان کا اصل اپنی صلاحیت کو پہچاننا ہے۔امجد صدیقی نے ثابت کیا کہ قدرت کی جانب سے عطا کی گئی صلاحیتوں کو پہچاننے کے لئے کسی کا بظاہر صحت یاب ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ آگاہی اور شعور ضروری ہے جو آپ کو اپنے خالق کے قریب کرتا ہے اور زندگی کی مشکلات میں صبر اور شکر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔امجد صدیقیکا مجموعہ’’ درد کا سفر’’مکمل نہیں پڑھ سکا مگر تعارفی صفحات سے ظاہر ہے کہ یہ مجموعہ زندگی سے مایوس افرا د کی زندگی میں ایک مثبت تبدیلی لانے کا ذریعہ بنے گا۔

والسلام